



دینی علمی فکری ثقافتی

ماہنامہ

4

الایمان

ذی الحجہ 1434ھ مطابق اکتوبر 2013ء



اس شمارے میں

* علم تجوید

* معجزہ کیا ہے؟

* امام محمد باقر (ع) کے حالات زندگی

* واجبات نماز

* عید غدیر خم

وحدت اسلامی کا علمبردار دینی، علمی، فکری اور ثقافتی مجلہ الایمان

مدیر: مولانا کاظم رضا

ناشر: ادارہ الایمان

رابطہ: ضلع انٹک، تحصیل جٹہ، جمشٹ۔

03465096288

Razakazim13@yahoo.com

جائز متصل

وہ مد ہے جو حروف مد سے پہلے کلمہ کے آخر میں اور حمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں واقع ہو، جیسے " انا اعطیناک۔ تو بوا " الی اللہ۔ بنی اسرائیل۔ " اس کی مقدار بھی چار سے پانچ حرکات کے برابر ہے۔

مد غیر اصلی کی سکون کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ مد لازم۔ ۲۔ مد عارض۔ ۳۔ مد لین۔ ۴۔ مد عوض

مد لازم

اس مد کا نام ہے جس میں واؤ۔ الف۔ ی۔ کے بعد والے ساکن حرف کا سکون لازمی ہو یعنی کسی بھی حالت میں نہ بدل سکتا ہو جیسے یس (یا سین) حمعسق۔ حا۔ میم۔ عین۔ سین۔ قاف) الحاقۃً اس کی مقدار چار حرکات کے برابر ہے۔

مد عارض

اس مد کا نام ہے جس میں واؤ۔ الف۔ ی۔ کے بعد والے حرف کو وقف کے سبب ساکن کر دیا گیا ہو جیسے "غفور، خبیر، عقاب"۔ مد عارض کو دو، چار یا چھ حرکتوں کے برابر کھینچنا جائز ہے لیکن چھ کے برابر بہتر ہے۔

مد لین

حروف لین کے بعد والا حرف ساکن ہو تو اس پر بھی مد آجائگی۔ اگر اس حرف کا سکون لازم ہو تو اسے مد لین لازم کہیں گے جیسے " حمعسق "۔ اس مد کی مقدار چار حرکات کے برابر ہے۔ اگر سکون عارضی ہو تو اسے مد لین عارض کہیں گے جیسے "خوف" اس کو دو حرکات کے برابر کھینچ کر پڑھنا چاہئے۔

مد عوض

ایسے حرف پر وقف کرنے کی صورت میں ہوتا ہے جہاں دوزر (توین) ہوں جیسے "علیماً۔ حکیماً"۔ اس کی مقدار دو حرکتوں کے برابر ہے۔

معجزہ کیا ہے؟

انبیاء کرام عام طور پر معجزے کے ذریعہ اپنی نبوت کو ثابت کیا کرتے تھے۔ قرآن مجید کی آیتوں سے واضح ہوتا ہے کہ امتیں اپنے نبی سے معجزے کی درخواست کیا کرتی تھیں اور جب بھی اس طرح کی کوئی درخواست حق و حقیقت کی جستجو کی خاطر ہوتی تھی تو انبیاء معجزہ پیش کرتے تھے۔

معجزہ کی تعریف

معجزہ فاعل اعجاز ہے جس کے معنی لغت میں ”عاجز کرنے“ یا ”عاجز پانے“ کے ہیں۔ اور اصطلاحاً معجزہ ایک ایسا غیر عادی اور خارق العادہ امر ہے جو خدا کے ارادے اور مرضی سے اس شخص سے صادر ہوتا ہے جو نبوت کا دعویٰ دار ہو۔

کائنات میں رونما ہونے والے امور

اس کائنات میں رونما ہونے والے تمام امور کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں:

الف) عادی امور

یعنی ایسے امور جو اسباب و علل کی بنا پر وقوع پذیر اور مختلف تجربات و آزمایشات کے ذریعے قابل شناخت ہوتے ہیں۔

ب) غیر عادی امور

یعنی ایسے امور کہ جن کے تمام علل و اسباب کی آزمایشات و تجربات حسی کے باوجود شناخت نہیں کی جاسکتی۔ یہ ایسے امور ہوتے ہیں جن کی پیدائش میں تجربات حسی سے ماوراء ایک دوسری نوع کے علل و اسباب کارفرما ہوتے ہیں۔ معجزہ اسی قسم سے ہے۔

امور غیر عادی یا خارق العادہ بھی دو طرح کے ہوتے ہیں:

الف: ایسے امور کہ جن کے اسباب و علل اگرچہ عادی نہیں ہوتے لیکن ان امور کو اسباب غیر عادی کے ذریعہ بھی کم و بیش حاصل کیا جاسکتا ہے یعنی مخصوص تعلیم و ریاضت کے ذریعہ ان تک دسترسی پیدا کی جاسکتی ہے مثلاً جادو گری یا ساحری وغیرہ۔

ب: ایسے امور کہ جن کا وقوع پذیر ہونا صرف خدا کے مخصوص ارادے اور اذن سے مربوط ہوتا ہے ان کا اختیار کسی بھی ایسے شخص کے پاس نہیں ہوتا جو ہدایت الہی کے تحت زندگی نہیں گزارتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ امور دو بنیادی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں:

اول: قابل تعلیم و تعلم نہیں ہوتے۔

دوم: کوئی طاقت ان کو مغلوب نہیں کر سکتی۔

جب کبھی بھی ایسا فعل کسی ایسے شخص سے صادر ہوتا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو اسی کو معجزہ کہا جاتا ہے اور یہی اس کے دعوے کی صداقت پر دلیل ہوتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام کے نور کی کرنیں:

☆ اے جابر! میں تمہیں پانچ کاموں کی وصیت کرتا ہوں: اگر تم پر ظلم کیا جائے تو (جواباً) ظلم نہ کرو؛ اگر تمہارے ساتھ خیانت کی جائے تو خیانت نہ کرو؛ اگر تمہیں جھٹلایا جائے تو غضب نہ کرو۔ اگر تمہیں سراہا جائے تو خوش نہ ہو اور اگر تمہاری مذمت کی جائے تو ناراض نہ ہو۔

☆ اے جابر! بدن کے آرام کو دل کے سکون میں تلاش کرو اور دل کے سکون کو خطاوں میں کمی کر کے۔

☆ آرزوؤں کی رسی کو چھوٹا کر کے دنیا سے اپنا زورِ راہ حاصل کر لو۔

☆ کم روزی کو زیادہ اور زیادہ اطاعت کو کم جان کر اللہ کا شکر کرو۔

☆ دنیا کے مال کو ایسا مال سمجھو جسے تم نے خواب میں حاصل کیا ہو اور جب بیدار ہو گے تو اس میں سے تمہارے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔

امام محمد باقر علیہ السلام کے حالات زندگی

آپ کی ولادت باسعادت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بتاریخ یکم رجب المرجب ۵۷ھ جمعہ کے دن مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

اسم گرامی، کنیت اور القاب

آپ کا اسم گرامی ”لوح محفوظ“ کے مطابق اور سرور کائنات کی تعیین کے موافق ”محمد“ تھا۔ آپ کی کنیت ”ابو جعفر“ تھی، اور آپ کے القاب کثیر تھے، جن میں باقر، شاکر، ہادی زیادہ مشہور ہیں (مطالب السؤل ص ۳۶۹، شواہد النبوت ص ۱۸۱)

بادشاہان وقت

آپ سن ۵۷ھ میں معاویہ بن ابی سفیان کے عہد میں پیدا ہوئے۔ سن ۶۰ھ میں یزید بن معاویہ بادشاہ وقت رہا۔ سن ۶۴ھ میں معاویہ بن یزید اور مروان بن حکم بادشاہ رہے۔ سن ۶۵ھ تک عبدالملک بن مروان خلیفہ وقت رہا۔ پھر سن ۸۶ھ سے سن ۹۶ھ تک ولید بن عبدالملک نے حکمرانی کی، اسی نے سن ۹۵ھ میں آپ کے والد ماجد کو درجہ شہادت پر فائز کر دیا، اسی سن ۹۵ھ سے آپ کی امامت کا آغاز ہوا، اور سن ۱۱۴ھ تک آپ فرائض امامت ادا فرماتے رہے۔ اسی دور میں ولید بن عبدالملک کے بعد سلیمان بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز، یزید بن عبدالملک اور ہشام بن عبدالملک بادشاہ وقت رہے (اعلام الوری ص ۱۵۶)

علمی حیثیت

کسی معصوم کی علمی حیثیت پر روشنی ڈالنا اور وضاحت کرنا ناممکن ہے۔ علامہ ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ حضرت کا خود ارشاد ہے کہ: ہمیں پرندوں تک کی زبان سیکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے (مناقب شہر آشوب جلد ۵ ص ۱۱)

کتاب روضۃ الصفاء میں ہے: خدا کی قسم! ہم زمین اور آسمان میں خداوند عالم کے خازن علم ہیں اور ہم ہی شجرہ نبوت اور معدن حکمت ہیں، وحی ہمارے یہاں آتی رہی اور فرشتے ہمارے یہاں آتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ظاہری ارباب اقتدار ہم سے جلتے اور حسد کرتے ہیں۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ بنی ہاشم کے سردار اور تبحر علمی کی وجہ سے باقر مشہور تھے۔ آپ علم کی تہ تک پہنچ گئے تھے، اور آپ نے اس کے دقائق کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا (تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۱۱۱)

ازواج و اولاد

آپ کی چار بیویاں تھیں اور انہیں سے اولاد ہوئی۔ ام فروہ، ام حکیم، لیلیٰ، اور ایک اور بیوی ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر جن سے حضرات امام جعفر صادق علیہ السلام اور عبداللہ افطح پیدا ہوئے اور ام حکیم بنت اسد بن مغیرہ ثقفی سے ابراہیم و عبداللہ اور لیلیٰ سے علی اور زینب پیدا ہوئے اور چوتھی بیوی سے ام سلمیٰ متولد ہوئیں۔ (ارشاد مفید ص ۲۹۴، مناقب جلد ۵ ص ۱۹، نور الابصار ص ۱۳۲)

علامہ محمد باقر بسجھانی، علامہ محمد رضا آل کاشف الغطاء اور علامہ حسین واعظ کاشفی لکھتے ہیں کہ حضرت امام باقر علیہ السلام کی نسل صرف امام جعفر صادق علیہ السلام سے بڑھی ہے ان کے علاوہ کسی کی اولاد زندہ اور باقی نہیں رہی (دمعہ ساکبہ جلد ۲ ص ۷۹، روضۃ الشہداء ص ۳۴ طبع لکھنؤ ۱۲۸۵ھ)

شہادت

آپ اگرچہ اپنے علمی فیوض و برکات کی وجہ سے اسلام کو برابر فروغ دے رہے تھے لیکن اس کے باوجود ہشام بن عبدالملک نے آپ کو زہر کے ذریعہ سے شہید کرا دیا اور آپ بتاریخ ۱۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ سوار کے دن مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے اس وقت آپ کی عمر ۵۷ سال کی تھی آپ جنت البقیع میں دفن ہوئے (جلاء العیون ص ۲۶۴)

واجبات نماز

گزشتہ شماروں میں نیت، تکبیرہ الاحرام اور قرائت کے بارے میں سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں اب باقی واجبات نماز کے بارے میں سوالات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

قیام

اس کے معنی واضح ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ ذرا سا اشارہ اس کی طرف بھی کروں کہ قیام نماز کے اجزاء میں سے ایک ایسا منفرد جز ہے کہ جس میں دو صفتیں موجود ہیں اور وہ یہ کہ وہ کبھی رکن نماز ہے جیسے رکوع میں جانے سے پہلے قیام کہ جس کو قیام متصل بہ رکوع سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کبھی وہ واجبات نماز سے ہے لیکن رکن نہیں ہے جیسے قرائت اور تسبیحات اربعہ کی حالت میں قیام اور رکوع کے بعد والا قیام پس اس صورت میں اس پر واجبات نماز کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

رکوع

دونوں سورتوں کی قرائت کے بعد رکوع واجب ہے۔

سوال: کس طرح رکوع کریں؟

جواب: اتنا جھکیں کہ ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور جس وقت پورے طریقہ سے رکوع میں خم ہو جاؤ تو "سبحان ربی العظیم وبحمہ" ایک مرتبہ کہو یا تین بار "سبحان اللہ" کہو۔

سجود (دو سجدے)

ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں۔

سوال: کس طرح سجود کریں؟

جواب: اپنی پیشانی اور اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے زمین پر رکھو اور سجود کرنے میں شرط ہے کہ پیشانی ایسی چیز پر رکھو جو زمین سے ہو یا زمین سے اُگتی ہو اور کھانے پینے کے کام میں نہ آتی ہو۔ سجدے میں جانے کے بعد "سبحان ربی الاعلیٰ وبحمہ" ایک مرتبہ کہو یا "سبحان اللہ" تین مرتبہ کہو پھر اپنے سر کو بلند کر کے اطمینان کے ساتھ بیٹھو، پھر دوسرا سجود

کرو۔ سجدہ کی جگہ گھٹنوں اور پاؤں کے انگوٹھوں کی جگہ کے برابر ہونی چاہئے پس سجدہ کی جگہ کھڑے ہونے کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند نہیں ہونا چاہئے۔

سوال: ذرا مثال سے سمجھائیے کہ کھانے اور پینے والی چیزوں پر کیوں سجدہ جائز نہیں؟

جواب: پھل اور ترکاریاں ان پر سجدہ اس لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کھائی جاتی ہیں، اور روٹی اور کھان پر اس لئے سجدہ جائز نہیں کہ وہ پھنی جاتی ہیں۔

سوال: مثلاً کس چیز پر سجدہ کریں؟

جواب: مٹی، ریت، کنکری اور لکڑی یا ان (درختوں کے) پتے کہ جو کھائے نہیں جاتے ان پر سجدہ کریں، اس کاغذ پر بھی سجدہ کر سکتے ہیں کہ جو لکڑی یا روٹی پاکستان سے بنایا گیا ہو سو کھی گھاس اور ان کے علاوہ بہت سی دوسری چیزوں پر بھی سجدہ کر سکتے ہو۔ گیہوں، جو، روٹی، تارکول، شیشہ پر سجدہ نہ کرو اور مٹی پر سجدہ کرنا افضل ہے، اور اس سے افضل تربت امام حسین علیہ السلام یعنی خاک شفاء پر سجدہ کرنا ہے اس پر سجدہ کرنے سے نماز کی فضیلت و شرف بڑھ جاتا ہے۔

سوال: اگر وہ چیزیں کہ جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے موجود نہ ہوں یا خوف کی بناء پر ان کے علاوہ دوسری چیزوں پر سجدہ کروں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ چیزیں کہ جن پر سجدہ صحیح ہے موجود نہ ہوں تو پھر تارکول پر سجدہ کرو، اگر یہ نہ ملے تو پھر جس پر چاہو مثلاً کپڑا، ہتھیلی یا اگر تم تقیہ کی حالت میں ہو، تو پھر تقیہ جس بات کا متقاضی ہو اس پر سجدے کرو۔

سوال: اگر میں سجدہ میں پورا نہ جھک سکوں مثلاً کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے تو کیسے سجدہ کروں؟

جواب: جتنا جھک سکتے ہو اتنا جھکو اور وہ چیز کہ جس پر سجدہ صحیح ہے اس کو بلند رکھ کر پیشانی اس پر رکھو اور تمام اعضاء سجدہ کو ان کی جگہ پر رکھو۔

سوال: اگر میں اس پر بھی قادر نہ ہوں تو؟

جواب: اپنے سر سے سجدے کی جگہ اشارہ کرو اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اپنی آنکھوں سے اس طرح اشارہ کرو کہ سجدہ میں جانے کے لئے آنکھیں بند کرو اور اٹھنے کے لئے آنکھوں کو کھول لو۔

عید غدیر خم

غدیر خم کا محل وقوع

غدیر کا نام تو ہم سبھی نے سنا ہے، یہ سرزمین مکہ اور مدینہ کے درمیان، مکہ شہر سے تقریباً دو سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ ایک چوراہا ہے۔ یہاں سے شمالی سمت کا راستہ مدینہ کی طرف، جنوبی سمت کا راستہ یمن کی طرف، مشرقی سمت کا راستہ عراق کی طرف اور مغربی سمت کا راستہ مصر کی طرف جاتا ہے آج کل یہ سرزمین متروک ہو چکی ہے مگر ایک دن یہی سرزمین تاریخ اسلام کے ایک اہم واقعہ کی گواہ تھی اور یہ واقعہ اٹھارہ ذی الحجہ 10ھ کا ہے۔ جس دن حضرت علی علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانشینی کے منصب پر فائز ہوئے۔ حدیث غدیر امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی بلا فصل ولایت و خلافت کے لئے ایک روشن دلیل ہے اور محققین اس حدیث کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

18 ذی الحجہ روز غدیر کی فضیلت :

رسول خدا (ص) نے حضرت علی علیہ السلام سے وصیت کی آج کے دن کو عید قرار دو۔ ابن ابی نصر بزنطی نے امام علی رضاعلیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں: آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے نصر کے بیٹے تم جہاں بھی رہو کوشش کرو کہ غدیر کے دن حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی قبر مطہر کے پاس پہنچو، کیونکہ خداوند عالم آج کے دن ہر مومن اور مومنہ کے ساتھ سال کے گناہ بخش دیتا ہے، اور انھیں جہنم کی آگ سے نجات دیتا ہے۔ آج کے دن ایک درہم مومن بھائی کو دیتا، وہ دوسرے دنوں کے ہزار درہم سے افضل و بہتر ہے۔ آج کے دن اپنے مومن بھائی اور بہنوں کے ساتھ احسان کرو۔ خدا کی قسم اگر لوگ آج کے دن کی فضیلت جیسا کہ بیان ہوئی ہے بجالائیں تو ان سے ملائکہ دس مرتبہ مصافحہ کریں گے۔

غدیر کے اعمال

18 ذی الحجہ غدیر کے دن ان امور کو انجام دینا بہت زیادہ ثواب رکھتا ہے:۔ نماز ظہر سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا۔ غدیر کے دن روزہ رکھنا ساٹھ سال کے روزے کا کفارہ ہے اور سوچ و عمرہ کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ اس دن غسل کرنا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کا پڑھنا۔ آج کے باشراف دن میں اچھا کپڑا پہننا۔ خشبو لگانا۔ شمعیاں علی علیہ السلام کو

خوشحال کرنا۔ مومنین کی خطاوں سے درگزر کرنا۔ مومنین کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔ اپنے اہل و عیال کے درمیان رزق کو توسعہ دینا۔ مومنین کو کھانا کھلانا۔ روزہ داروں کو افطار دینا۔ مومنین سے مصافحہ کرنا۔ مومنین کی زیارت کو جانا۔ مومنین کو ہدیہ بھیجنا۔ مومنین کو عیدی دینا۔ محمد و آل محمد علیہم السلام پر کثرت سے درود اور صلوات بھیجنا۔ خداوند عالم کی عبادت میں مصروف رہنا۔ اپنے مومنین بھائیوں کے درمیان صیغہ اخوت کا پڑھنا۔

18 ذی الحجہ کو رونما ہونے والے واقعات

روز غدیر حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

روز غدیر فرزند آدم حضرت شیش علیہ السلام کی وصایت (یعنی ان کو وصی بنایا گیا) کا دن ہے۔

روز غدیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات ملنے کا دن ہے۔

روز غدیر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو جانشین معین فرمایا۔

روز غدیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو اپنا جانشین معین فرمایا۔

آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادو گروں پر غلبہ حاصل کیا تھا۔

آج ہی کے دن خداوند عالم نے آگ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈا کیا تھا۔

آج ہی کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب شمعون علیہ السلام کو اپنا جانشین و خلیفہ معین کیا تھا۔

آج ہی کے دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے جناب آصف بن برخیا کو اپنا خلیفہ و جانشین ہونے کا اعلان کیا تھا۔

آج ہی کے دن جناب رسول خدا (ص) نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا تھا۔

آج ہی کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی سائل کو عنایت کی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ علیہ السلام کی شان میں آیت نازل ہوئی تھی۔ لہذا آج کا دن، با شرف دن ہے۔

This document was created with Win2PDF available at <http://www.daneprairie.com>.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.